قسط نمبر چھ

تم مجھے کیوں نہیں ملتے

راحت وفا

خدا کی اتنی بڑی کائنات میں، میں نے
بس اک شخص کو مانگا مجھے وہی نہ ملا
بہت عجیب ہے یہ قربتوں کی دوری بھی
وہ میرے ساتھ رہا اور مجھے کبھی نہ ملا

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

بہار اور تمثال کی بڑھتی ہوئی بے تکلفی اور دوستی نے ظفر ہمایوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کردیا ہے۔ بہار کئی بار بے باکی سے تمثال کے ساتھ باہر دیکھی گئی ہے۔ مگر اس پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ وہ اسی آزادی سے تمثال کے گھر بھی جاتی ہے اور تمثال کے ساتھ گھومتی بھی ہے۔ ادھر چاہت ظفر ہمایوں کی مسلسل بے اعتنائی پر گھبرا کر ان کے گھر فون کرتی ہے تو ان کے ملازم بابا اٹھاتا ہے وہ پہچان جاتے ہیں اور ایک بار چاہت کا فون حماد بھی اٹھاتی ہے اور وہ حیران ہوتی ہے۔ تب ظفر ہمایوں کو پتا چلتا ہے تو وہ بہت غصے میں اپنے بااعتماد ملازم بابا سے کہتے ہیں کہ چاہت کے گھر جا کر میرا پیغام دینا کہ آئندہ میرے گھر پہ فون نہیں کرنا اور نہ ہی رابطہ رکھنا مجھے اپنی عزت بہت عزیز ہے۔ چاہت کو اپنی بے عزتی کا احساس ہوتا ہے وہ ان کو بھولنے کے باوجود نہیں بھولتی۔ جگنو اسے کئی مرتبہ لاشعوری طور پر جتا چکا ہے مگر وہ اسے جھڑک دیتی ہے۔ نشید کمال خمار کے عشق میں دیوانوں کی طرح آگے بڑھ رہا ہے لیکن خمار اسے قطعی خاطر میں نہیں لاتی۔ شہر میں ہونے والے ایک بڑے مشاعرے کی تقریب میں کسی سیاسی شخصیت کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ نشید کمال نے بہت محبت سے اس کے لیے سفید رنگ کا بے حد قیمتی سوٹ منتخب کرکے اسے بھیجا تھا مگر چاہت نے غصہ میں آ کر وہ پارسل اس کے گھر میں ذکیہ بیگم کے سامنے لا کر پھینک دیا اور ذکیہ بیگم کی تربیت پر حرف اٹھاتی ہے۔ ذکیہ بیگم غصہ میں آ کر نشید کو بری طرح تھپڑ مار دیتی ہیں۔ خمار کو یہ سب برا لگتا ہے مگر وہ سمجھتی ہے کہ اب نشید کمال اپنی حرکتوں سے باز آجائے گا۔ مگر عین مشاعرہ والے دن وہ وہاں موجود ہوتا ہے یکدم مشاعرہ میں افراتفری مچ جاتی ہے مسٹر کی آمد پر اچانک فائرنگ شروع ہوجاتی ہے تب اس آپا دھاپی میں خمار بھی زد میں آجاتی ہے اور زخمی ہوجاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو کچلتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں نشید خمار کو بچانے کے لیے خود بھی اسے تحفظ دیتا ہے اور اسے زخمی حالت میں اٹھائے باہر نکل جاتا ہے اور اسپتال پہنچ جاتا ہے جبکہ اس کی اپنی حالت بھی خاصی خراب ہوتی ہے میڈیا کے کیمرے نشید کمال کی ایک ایک حرکت کو محفوظ کرلیتے ہیں اور خبر بریک ہوجاتی ہے۔

(اب آگے پڑھیے)

www.zemtime.com

بہار کو لان میں دیکھ کر تمثال اسی طرف آ گیا۔
"کیا حال ہے خمار آپی کا؟" اس نے تمثال نے پوچھا۔
"کافی بہتر، بابا کی وجہ سے تو بہت خوش ہو گئی ہیں۔" بہار نے بتایا۔
"گڈ..... مگر یہ بتاؤ مجھے فون پر پابند کیوں کیا گیا؟" تمثال کو یہی بات پریشان کر رہی تھی۔
"مطلب.....؟"
"مطلب کہ جب فون کروں تب آنا۔" تمثال نے کہا۔
"ہاں..... وہ دراصل بابا تھے اور بہت سے لوگ بھی۔" بہار ہکلائی۔
"مطلب..... بابا اب کہاں ہیں؟"
"بابا باہر کہیں گئے ہیں تو....."
"تو مجھے کہا کہ آ جاؤ..... اب تم مجھے ڈر کر بلاتی ہو، اتنی بزدل ہو۔" تمثال نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔
"اس میں بزدلی نہیں بابا کا احترام ہے۔"
"اچھا ہے کہ انہیں میں نظر نہ آؤں۔" اس نے غصہ سے کہا۔
"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔" وہ گھبرائی۔ وہ سنجیدہ ہو کر اسے دیکھتا رہا۔
"بہار..... تم ہم دونوں کو لے کر کیا فیصلہ کرو گی؟" ایک دم ہی اس نے بڑا اہم سوال کیا۔ "تم اپنے بابا کو جانتی ہو۔"
"میں..... میں تو بابا کی لاڈلی ہوں۔" وہ مان سے بولی۔
"بہار..... مگر میں لاڈلا نہیں ہوں۔"

www.zemtime.com

"تو ہو جاؤ گے۔" وہ قدرے اطمینان سے بولی۔
"مشکل ہے مگر ہونا پڑے گا۔" وہ بولا۔
"اچھا..... تم اگر بابا کی کوئی ایک فیکٹری جوائن کرلو، پھر....."
"رشتہ، تعلق اور نوکری تینوں الگ الگ باتیں ہیں۔" وہ اس کی بات کر بولا۔
"اچھا چھوڑو، کوئی اور بات کرو۔"
"چلو دیر ہو رہی ہے، خمار آپی سے مل لیتے ہیں۔" تمثال نے کہا۔
"ہاں..... پھر کہیں باہر چلیں گے، بہت دن ہو گئے۔" بہار نے چلتے ہوئے کہا۔
"اور وہ داروغہ صاحب جو آ گئے تو....." تمثال نے آنکھ دبائی۔
"جلدی نہیں آئیں گے، چنگیز خان کو ساتھ لے کر گئے ہیں۔" بہار نے بتایا۔
"بہر حال..... مجھے ان سے ڈر نہیں لگتا کیونکہ میں کوئی بھکاری نہیں ہوں، صرف تمہیں مانگنا ہے۔ وہ انہیں دینا ہی پڑے گا۔"
"اگر انہوں نے انکار کیا تو؟" بہار نے بے ساختہ کہا اور پھر بولا۔
"تو تم کس کا ساتھ دو گی؟"
"تمہارا تمثال احمد۔" بہار نے بڑی جرأت کے ساتھ کہا۔
"سچ.....!" وہ خوشی سے اچھل پڑا۔
"بہار بیٹا..... خمار بیٹی بلا رہی ہیں۔" عنایت بی بی نے راہ میں اسے روک لیا۔
"اچھا۔" وہ تیزی سے آگے بڑھی، تمثال بھی اس کے ساتھ خمار کے کمرے میں داخل ہوا۔
"السلام علیکم!" تمثال نے مسکرا کر سلام کیا، خمار کافی بہتر تھی اور تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔
"کیسے ہو؟" وہ بولی۔
"جی الحمدللہ..... آپ سنائیں۔"
"میں ٹھیک ہوں بلکہ پہلے سے کافی بہتر ہوں۔" خمار نے کہا۔
"آپ نے بلایا تھا؟" بہار نے پوچھا۔
"میرا فون لا دو، بابا میرے آرام کی وجہ سے لے گئے تھے۔"
"بابا تو کہیں گئے ہوئے ہیں۔"
"کہاں..... آفس؟"
"شاید کہیں اور..... چنگیز خان کو ساتھ لے گئے ہیں۔"
"اچھا..... لیکن فون کمرے میں رکھ گئے ہوں گے، مجھے سہارا دے کر لے چلو۔" خمار نے کہا۔
"ارے نہیں، کیسے لے جا سکتی ہوں، ڈاکٹر نے چلنے کو تو نہیں کہا، بابا بہت ناراض ہوں گے۔" بہار نے کہا۔
"میں چلنا چاہتی ہوں، پلیز لے چلو، بابا کچھ نہیں کہیں گے۔"
"چلو لے چلتے ہیں، بستر پر لیٹے لیٹے بور ہو گئی ہوں گی۔" تمثال نے کہا۔
"اچھا ٹھیک ہے، اٹھیں۔" بہار نے ہاتھ بڑھایا۔
"بس مجھے بابا کے کمرے میں چھوڑ دو۔" خمار نے پیر بیڈ سے نیچے رکھے پھر ایک طرف سے بہار نے اور دوسری

www.zemtime.com

طرف سے تمثال نے سہارا دیا اور وہ دھیرے دھیرے چلا کر اسے بابا کے کمرے میں لے آئے..... اس کا فون ان کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا، خمار نے اطمینان بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھا جس کا مطلب تھا کہ وہ دونوں اب جاسکتے ہیں۔

❁.....❁.....❁.....❁

پاشا شوروم کا نمبر ملایا تو کسی اور نے فون اٹھایا۔ اس نے دلاور بھٹی کا نام لیا تو جھٹ سے فون اس کو تھما دیا گیا۔

"ہیلو....." وہ بے تابی سے بولی۔

"جی..... ہیلو کون؟" نسوانی آواز پر دلاور چونکا۔

"میں..... میں خمار ظہیر ہمایوں۔"

"کون.....؟ اوہ اچھا جی بولیں۔" بڑی اجنبیت سے کہا گیا۔

"مجھے آپ سے معذرت کرنی تھی۔"

"کس بات کی؟"

"میرے بابا نے آپ سے برا سلوک کیا۔" وہ شرمندگی سے بولی۔

"میرے حساب سے تو جتنے بڑے آدمی ہیں وہ تو ان کا ظرف سلوک اتنا ہی بڑا ہونا چاہیے تھا۔" وہ تلخی سے بولا۔

"سوری..... معاف کردیں۔"

"ٹھیک ہے آگے بولیں۔"

"آپ مجھے ملنے آئیں گے؟" اس نے آس سے پوچھا۔

"نہیں..... میں اب کیوں آؤں گا؟"

"جیسے پہلے آئے تھے۔"

"خمار میڈم صاحبہ، جس وجہ سے آیا تھا اس کا جواب دیکھ لیا اب آنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔" اس نے بڑے رسان سے ایک ایک لفظ پر زور دے کر ادا کیا۔

"مگر میں چاہتی ہوں کہ....."

"وقت کھوٹا نہ کریں اپنا..... مایوسی ہوگی۔"

"دلاور..... دراصل مجھے شرمندگی ہے، ملو گے تو معافی مانگوں گی۔" اس نے انتہائی بے تکی بات کی۔

"دیکھئے میں اور شرمندہ ہونا نہیں چاہتا، آپ جو کہنا چاہتی ہیں وہ میں جتنا سمجھ چکا ہوں کافی ہے۔" اس نے کہا اور فون بند کردیا۔

خمار کا دل کٹ کر رہ گیا اور بے بسی سے آنکھیں بھر آئیں، دل تڑپنے لگا کہ جس کی آرزو تھی کاش، وہ روبرو آجائے..... جب سے پتا چلا تھا کہ بابا نے اسے بے عزت کیا، ملنے بھی نہیں دیا، اسے ایک پل کا سکون نہیں تھا مگر وہ اس قدر سخت گیر اور اکھڑ کہ اس نے فون کی قدر تک نہ کی، بے اختیاری کے لمحے نے اسے گویا شکست خوردہ بنا دیا تھا۔ دل نے گواہی دے دی کہ وہ کچھ خاص ہو چکا ہے۔

"یا الٰہی..... وہ میرے گماں میں ہر وقت مگر رسائی سے ماورا، عشق ہم کو ہوا بھی تو دسترس سے بالا۔" اس کے لبوں سے اپنا ہی شعر نکلا جو حسب حال تھا..... وہ تڑپ کر روئی، عین اسی لمحے فون بجا تو وہ چونکی، گمان گزرا کہ فون دلاور نے ہی کیا ہوگا معذرت کے لیے مگر دوسری طرف نشید تھا۔

www.zemtime.com

"صحت مبارک ہو۔" موقع ایسا تھا، اس کا احسان اتنا بڑا تھا کہ وہ برداشت کر گئی۔

"شکریہ۔"

"اللہ نے آپ کو میرے لیے بچایا، محفوظ رکھا۔" وہ شدید محبت سے بولا۔

"پلیز..... میں اللہ کی شکر گزار ہوں، مزید بات نہیں سننا چاہتی۔" اس نے بڑے سلیقے سے کہا۔

"خمار..... پلیز میری محبت کو سچ تسلیم کرلو، میں نے شدید محبت کی ہے تم سے۔" وہ بولا لیکن اس نے فون آف کر دیا اور تکیے میں منہ دے کر آنکھیں موند لیں، بابا کے بستر پر اور ان کے تکیے میں پدری شفقت کا ایسا اثر تھا کہ وہ سو گئی حالانکہ اس کے لیے سسٹر نازلی پریشان ہو رہی ہوگی یہ اسے اندازہ تھا۔

❁.....❁.....❁.....❁

سیاہ پراڈو کے ٹائر تیز آواز سے رکے تھے، بڑے سے آہنی گیٹ پر موجود اسلحہ بردار گارڈ نے چنگیز خان اور پیچھے بیٹھے ظہیر ہمایوں صاحب کو دیکھا، چنگیز خان نے اپنی طرف کا شیشہ نیچے کر کے کچھ کہا تو گیٹ ایک دم کھول دیا گیا تھا۔

"سر..... آپ رکیں میں پہلے بات کر لیتا ہوں۔" چنگیز خان نے اندر موجود دو گاڑیوں کے پیچھے گاڑی روک کر کہا۔

"نہیں..... تم یہی رکو۔" ظہیر صاحب نے اسے منع کیا اور اندر سے ایک خاتون ملازمہ نے آ کر پیغام دیا کہ آجائیں۔

"چنگیز خان پھل اور پھول لے آؤ۔" خود وہ گاڑی سے اترے اور خاتون ملازمہ کی ہمراہی میں اندر آ گئے۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے چند منٹ گزرے تھے کہ ایک خوبرو وجیہہ نوجوان جو زخموں کے نشانات سمیت ان کی آمد کا سن کر خوشی سے ڈرائنگ روم میں آیا تھا اور جسے دیکھ کر ظہیر ہمایوں صاحب فوراً پہچان گئے کہ یہی نشید کمال ہے۔

"مجھے آنا تو ہسپتال چاہیے تھا مگر میں ملک سے باہر تھا۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے بات کا آغاز کیا۔

"کوئی بات نہیں، میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ ملنے آئے۔" نشید کمال نے بڑی خوش دلی سے کہا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ملنے ہی نہیں آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں، حسب روایت کچھ پھول اور پھل آپ کے لیے۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے قدرے مروت سے کہا، چنگیز خان نے پھولوں کا گلدستہ اور پھلوں سے بھری ٹوکریاں میز پر رکھ دیں اور باہر نکل گیا۔

"شکریہ کس بات کا، خمار کو بچانا میرے نصیب میں لکھا تھا، میری خوش قسمتی تھی۔" نشید اپنی ترنگ میں کہہ گیا جبکہ ظہیر ہمایوں صاحب چونکے۔

"آپ خمار کو جانتے تھے؟"

"جی..... وہ بہت اچھی شاعری کرتی ہیں۔" نشید ہکلایا۔

"بس اس شاعری کے چکر میں یہ دن دیکھا ہے، اب منع کر دیا ہے میں نے۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے کہا۔

"آپ ایسا ظلم نہ کیجیے گا۔" نشید نے بے تابی سے کہا۔

"خیر..... مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے اس کی بات کو نظر انداز کر کے ایک دم ہی کہا۔

"جی..... ضرور۔"

"آپ کو ایک نیوز چینل پر یہ واضح کرنا ہے کہ خمار ہمایوں کی جان انسانی ہمدردی کے تحت بچائی وگرنہ تو آپ اسے جانتے تک نہیں تھے۔" انہوں نے بڑی ترتیب سے ایک ایک سرد لفظ جوڑا، نشید کمال کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔

www.zemtime.com

"میں سمجھا نہیں۔"

"حالانکہ مجھے لگا پڑھے لکھے خوب صورت بڑے گھرانے کے ہو سمجھ جاؤ گے۔" وہ بولے۔

"مجھے اس سے پورا اتفاق ہے مگر میں آپ کی بات واقعی نہیں سمجھ سکا۔" نشید نے تعجب سے کہا۔

"دیکھو..... نشید کمال، ایک ایسا بیانیہ نیوز چینل پر چلا بلکہ اب بھی روز کوئی نہ کوئی اینکر اپنے پروگرام میں اس حادثے کا ذکر کرتا ہے اور پھر آپ کو ہیرو بناتا ہے، میری بیٹی کے نام کے ساتھ منسوب کرتا ہے..... یہ مجھے کلیئر کرانا ہے کہ آپ کا خمار ہمایوں کی پرچھائیں سے بھی کوئی تعلق نہیں، یہ محض اتفاق تھا۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے وضاحت سے کہا۔

"مگر یہ جھوٹ ہے، میں جھوٹ نہیں بولتا۔" نشید کا لہجہ بدلا۔

"مطلب..... جو اینکرز نے کہا، جو خبریں چلیں وہ سچ ہیں۔" انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"خبروں کا مجھے نہیں معلوم، میں اتنا شدید زخمی تھا کہ خبریں نہیں دیکھ پایا تھا۔"

"تو سن لو، کون سا مشکل کام ہے؟"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟" وہ واقعی الجھ گیا تھا۔

"یہی کہ میں نے ایک چینل کے اینکر کو سمجھا دیا ہے وہ آپ کے پاس آ کر تاثرات لے گا، آپ کو اس کے سوالوں کے وہ جواب دینے ہیں جو میں نے کہا ہے۔"

"عجیب دھونس ہے۔" نشید نے کچھ غصے سے کہا۔

"دھونس نہیں ضرورت ہے۔"

"کیسی ضرورت؟" وہ بولا۔

"میں پسند نہیں کرتا کہ میری بیٹی کے حوالے سے آپ کا ذکر آئے۔"

"اور آپ کی پسند کی مجھے کیوں پروا؟"

"مجھے لگتا ہے میں نے آپ کی آواز سنی ہوئی ہے۔"

"ہو سکتا ہے، خمار کے فون پر سنی ہو۔" یہ بم نشید کمال نے ظہیر ہمایوں صاحب کی سماعت پر دے مارا۔

"اوہ یس..... ایسا ہی ہے، مطلب؟" وہ یک دم چونکے۔

"ظہیر ہمایوں صاحب، آپ ہمارے مہمان ہیں، بقول آپ کے میری خیریت پوچھنے آئے ہیں، میرا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں، چائے آ رہی ہے پیتے ہوئے کوئی اور بات کرتے ہیں۔"

"کون سی بات؟"

"یہی کہ میں آپ کی بیٹی سے شدید محبت کرتا ہوں، میں اس کا سایہ بن کر ساتھ رہتا ہوں۔" نشید کمال نے بڑی بے باکی سے سب کہہ دیا، ظہیر ہمایوں اچھل کر کھڑے ہوئے۔

"میری بیٹی سے، اتنی ہمت۔"

"جی..... میرا خیال ہے محبت سے ہمت ملتی ہے، جو کہ شاید آپ میں نہ ہو۔" نشید کمال نے مزید انہیں ہلایا۔ وہ شدید اشتعال میں آ گئے۔

"میں تمہیں معقول شریف گھرانے کا نوجوان سمجھا تھا۔"

"میں معقول شریف گھرانے کا ہی ہوں اسی لیے تو سچ کہہ دیا ورنہ لوگ محبت کو عیب کی طرح چھپاتے ہیں۔" وہ ٹھٹکے۔

"نوجوان..... اگر یہ سچ ہے تب بھی اسے بھول سمجھ کر بھول جاؤ اور بیان یہی دو کہ آپ کا خمار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔"

www.zemtime.com

"آپ محبت کرنے والے کو ایسے کردار میں کیسے ڈھال سکتے ہیں جس کا محبت سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔"

"مطلب....." اب وہ پریشان ہوئے۔ ملازم چائے کے لوازمات سمیت ٹرالی لیے آیا۔

"نشید کمال..... مجھے اپنی عزت اور وقار بہت عزیز ہے۔"

"محبت سے عزت اور وقار پر کبھی حرف نہیں آتا۔" وہ بہت اطمینان سے بولا۔

"مجھے خمار کے لیے تمہاری سوچ پر بھی پہرہ بٹھانا پڑا تو بٹھاؤں گا۔"

"حیرت ہے، آپ محبت کا راستہ روکیں گے آپ جو کہ خود....." نشید کمال نے کچھ کہتے ہوئے رک کر ان کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ گڑبڑا گئے۔

"میں خمار کو سمجھا سکتا ہوں....." وہ کہہ کر تیزی سے باہر نکل گئے۔

نشید کمال نے چائے کی ٹرالی پر نگاہ ڈالی اور پھر جیسے حیرت کی دنیا میں گم ہو گیا۔ ایسی ملاقات، ایسی گفتگو کا تو اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا، ملازم نے ان کی آمد کی اطلاع دی تھی تو خانساماں کو چائے اور کھانے کے لیے بہت اچھا بھیجنے کا کہہ کر وہ ماما کی ہدایت کے باوجود بستر سے اٹھ کر ڈرائنگ روم میں آ گیا تھا مگر کیسا منظر بدلا تھا، خمار اور اس سے جڑا جنون، جھوٹ بولنے کی پیشکش؟

"یا میرے اللہ! مجھے حوصلہ دے۔" وہ بے بسی سے بڑبڑایا۔

"کتنی عجیب بات تھی کہ ایک فلمی کردار کی طرح ظہیر ہمایوں جیسے دولت مند باپ نے اسے بیٹی کی زندگی سے نکلنے کی بات کہہ دی تھی۔"

❁.....❁.....❁.....❁

ظہیر ہمایوں کے سینے میں جیسے ایک ساتھ کئی بھٹیاں جل اٹھی تھیں، نشید کمال ان کی سوچ سے بالکل الٹ نکلا تھا، اس نے ان کے دل کے اندر موجود جذبے پر پڑا پردہ سرکانے کی کوشش کی تھی، کیا وہ انہیں محبت کے معاملے میں کم ہمت اور بزدل کہہ رہا تھا؟

"کیا وہ میری محبت پر انگلی اٹھا رہا تھا؟ نہیں..... نہیں، یہ کیسے ممکن ہے؟ خمار کے قریب پھٹکنے بھی نہیں دے سکتا۔"

ایک دم ہی سخت فیصلہ کر کے انہوں نے جیب سے فون نکالا اور تاج دین بابا کو فون کیا۔

"خمار کا بہت خیال رکھنا نہ کوئی ملنے آئے اور نہ فون کرے۔" انہوں نے تحکمانہ انداز میں کہا اور فون بند کر دیا۔

"چنگیز خان۔"

"جی..... جی میاں صاحب۔"

"گاڑی سائیڈ پر لگاؤ اور کوئی رکشہ یا ٹیکسی لے کر چلے جاؤ، مجھے کہیں جانا ہے۔" انہوں نے کہا اور چنگیز خان نے ویسے ہی کیا۔

انہوں نے گاڑی اسٹارٹ کی اور مانوس راستے پر ڈال دی۔ چاہت کا احساس بیدار ہوا تھا، کتنے ہی دنوں سے وہ اس سے لاتعلق تھے، نشید نے جانے انجانے میں اس لاتعلق کو شدت سے جگا دیا تھا۔ شاید اس نے سچ کہا تھا، محبت تو ان کے اندر کہیں چھپی ہوئی تھی، کم ہمتی اور مجبوری کی چادر میں لپٹی سو رہی تھی، جسے وہ اسی انداز میں بہت سالوں سے دیکھتے آ رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ چاہت کی شدید محبت ایک کھرا سچا سچ ہے جسے بے حسی کے ذریعے وہ ہمیشہ رد کرتے آئے تھے۔

"آج جانے اس کا ردعمل کیا ہو؟ اتنے دن کی لاتعلقی اور پھر تاج دین بابا کے ذریعے سرد پیغام بھجوانا..... اس پر سخت

www.zemtime.com

گراں گزرا ہوگا، اب کس طرح اس کو منانا پڑے گا، روٹھی ہوگی تو مان جائے گی، بدل گئی تب بھی تڑپ کر بانہوں میں آجائے گی، شکوہ کرکے آنسو بہائے گی مگر بال سنوارتے ہی سینے میں سما جائے گی یا پھر مجھے دیکھ کر اسے کچھ بھی یاد نہ رہے سوائے میرے قرب کے لمحات کے..... وہ لپٹ کر آنکھیں موند لے اور محبت پاش نگاہوں سے مسکرا کر مجھے دیکھے اور پھر جوش محبت سے مجھے بازوؤں میں گھیر لے۔" انہوں نے سوچا۔

"مگر..... اس سب کچھ کے باوجود چاہت کے جذبوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں، ایک ہی تو اختلاف درمیان میں حائل رہتا ہے اور محبت کے جذبے چاہت کے شکوؤں میں ڈھل جاتے ہیں۔" پھر وہ غصے میں اسے روتا چھوڑ جاتے ہیں۔ کئی کئی روز خاموش رہ کر اسے اذیت دیتے ہیں۔

انہیں اس بات کا تو یقین تھا کہ وہ منتظر ہوگی، دیکھ کر خوش ہو جائے گی لیکن، چاہت کے تصور کے ساتھ ہی نشید کمال کا تصور نظروں کے سامنے آرہا تھا، کتنی بے باکی اور جرأت سے اس نے خمار کا ذکر کیا تھا..... ان کی بیٹی سے محبت کا دعویٰ کیا تھا۔

"اس جرأت کے لیے میں کبھی اجازت نہیں دے سکتا۔" غم و غصے سے انہوں نے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارا اور پھر ذہن کو آزاد چھوڑ کر چاہت کے گیٹ پر ہارن دے کر اپنی آمد کا احساس دلایا تھا۔

❁.....❁.....❁.....❁

اپنا جیون شیشے کا کھلونا ہی تو ہے
ہم کیوں نہ گائیں، کیوں نہ مسکرائیں
آنسوؤں کو.....

"جگنو....." چاہت نے چلا کر پکارا تو اس کے گانے کو بریک لگ گیا۔

"جی..... جی۔" وہ جلدی سے ہوش میں آیا۔

"دیکھو کون ہے؟" چاہت نے کہا کیونکہ کافی دیر سے داخلی دروازے پر دستک ہو رہی تھی۔ جگنو لہک لہک کر گانے میں مصروف تھا، تب چاہت کو کمرے سے باہر نکلنا پڑا، بی بی ہمسایوں کی طرف گئی ہوئی تھیں۔ جگنو نے دوڑ کر دروازہ کھولا تو سامنے ظہیر ہمایوں کھڑے تھے، اسے دیکھ کر ان کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"تم ابھی تک یہیں ہو؟"

"ہم نے کہاں جانا تھا؟" جگنو نے معصومیت سے پوچھا۔

"ہٹو سامنے سے۔" وہ بیزاری سے کہہ کر آگے بڑھے اور چاہت کے کمرے میں داخل ہو گئے۔

وہ انہیں یوں اچانک سامنے دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑی، دوڑ کر ان کے قریب آئی اور پھر رک گئی..... کچھ یاد آیا اور خوشی بھی کچھ سمٹ سی گئی تھی۔

"کیا ہوا..... رک کیوں گئیں؟" انہوں نے بڑھ کر ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ روکا گیا تھا۔" وہ بولی۔

"یہ جگنو ابھی تک یہیں ہے؟" وہ بات ٹال گئے۔

"ظہیر..... کیوں مجھے خود سے اتنے دن دور رکھا۔" وہ بھی ان کے سوال کو نظر انداز کر گئی، اس کی آواز میں نمی گھل آ گئی تھی۔

"میں ملک سے باہر تھا۔"

"معلوم ہے، مجھے ہی مل کر نہ گئے۔"

www.zemtime.com

"سب جلدی میں ہوا۔"
"ایسی بھی کوئی جلدی نہیں تھی، مجھے تڑپا کر خوش ہوتے ہو۔" وہ رودی۔
"اب آ گیا ہوں تو رونا دھونا شروع کر دیا۔"
"ایک فون تک نہیں کیا؟"
"مصروفیت تھی۔"
"کیا اپنی بیٹیوں کو بھی فون نہیں کرتے تھے؟"
"پھر وہی ملامتی انداز، مجھ سے صرف اپنی اور میری بات کرو۔"
"اور میری کوئی بات ہے ہی نہیں۔"
"ہے تو بہت مگر تم سمجھتی نہیں۔" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔
"میری محبت کی ذرا قدر نہیں، گھر کے ملازم کو میری بے عزتی کے لیے بھیج دیا تھا۔" وہ بیڈ کے کونے پر ٹک گئی۔
"وہ میرا پرانا، بااعتماد ملازم ہے بلکہ گھر کا فرد ہی سمجھو۔"
"اور سب اہم ہیں میرے سوا، کیا سوچتا ہوگا میرے بارے میں۔"
"کچھ نہیں، ادھر آؤ میرے پاس، میں کافی نہیں کیا؟" وہ محبت پاش نگاہوں سے چاہت کو دیکھتے ہوئے بولے۔
"نہیں آنا مجھے۔"
"میں کہہ رہا ہوں ناں، میرے پاس آؤ۔"
"بس ضرورت نہیں ہے۔" اس نے منہ بسورا۔
"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں۔" وہ ایک دم اٹھ کھڑے ہوئے۔
"جا کے دکھاؤ۔" وہ غصے سے بولی۔
"تمہیں معلوم ہے کہ میں چلا جاتا ہوں۔"
"کیا مسئلہ ہے تمہارا؟" وہ نرم پڑی تو وہ مسکرا دیے۔
"کوئی چائے پانی؟" انہوں نے اسے اپنے قریب کھینچ کر سرگوشی کی۔
"میں جگنو کو کہہ کر آتی ہوں۔"
"دفع کرو جگنو کو مجھے اس کا نام بھی نہیں سننا۔" انہوں نے اس طرح کہا کہ وہ کھلکھلا کے ہنس دی۔

❁.....❁.....❁.....❁

پچھلے دو گھنٹے سے دلاور ایک ہی پوزیشن میں، ایک ہی جگہ بیٹھا جانے کیا سوچ رہا تھا؟ یہ کسی کو اندازہ نہیں تھا، تین ملازم جو گاڑیوں کو چمکا رہے تھے، وہ بار بار شیشے کے کیبن میں بیٹھے دلاور بھٹی کی طرف بھی متوجہ تھے۔
"اوئے، کام کر رہے ہو یا باؤ دلاور پر نظر رکھے ہوئے ہو۔" چاچا شکور نے ان کو لتاڑا۔
"چاچا..... آج تیرا لاڈلا کسی گہری سوچ میں گم ہے۔" اسلم نے کہا۔
"تو سوچنے دے تیرا کیا نقصان ہے۔" چاچا شکور نے جواب دیا۔
"نقصان تو نہیں ہے پر باؤ دلاور کو کبھی ایسے دیکھا نہیں۔" راشد نے کہا۔
"اچھا..... میں پوچھتا ہوں، مجھے سب بتا دے گا۔" چاچا شکور کیبن میں داخل ہوا۔
"آؤ چاچا۔" دلاور بھٹی نے کہا۔

www.zemtime.com

"کیا بات ہے؟"
"کچھ نہیں۔"
"کہڑی سوچ پیا ایں۔"
"بس..... جمع تفریق کر رہا تھا۔"
"پھر....."
"نتیجہ نہیں نکل رہا۔"
"تو صبر کر لے۔"
"صبر ہی صبر ہے، میں بندہ ہی صبر کا ہوں۔"
"باؤ..... گاؤں کی کوئی گل اے؟"
"نہیں چاچا..... بس شہر کی زندگی ہی مشکل ہوتی ہے۔"
"ہوا کیا ہے؟"
"بس اپنے آپ کو تلاش کر رہا ہوں، کسی نے قیمتی کرنا چاہا تو کسی نے مٹی کے ذروں میں ملانا۔"
"تو نے کس کی مانی یہ بتا۔" چاچا شکور نے کریدا۔
"دل اور دماغ کی جنگ ہے چاچا تو نہیں سمجھے گا۔"
"جھلا ہے تو۔"
"شاید۔"
"اس لڑکی کی مان لے بس۔" چاچا نے جیسے بوتل سے جن باہر نکالا تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔
"ک..... ک..... کیا مطلب؟"
"لڑکی تجھے پسند ہے؟"
"چاچا..... لڑکی کی بات ضرور ہے مگر پسند وسند کا کوئی چکر میرے پاس نہیں۔"
"اس کے پاس ہے؟" چاچا نے پوچھا۔
"شاید مگر میں پاگل نہیں۔"
"چاہتا کیا ہے باؤ؟"
"بس چھپ جانا چاہتا ہوں، نہ ہیرا نہ موتی کچھ نہیں چاہتا۔" وہ پوری سنجیدگی سے بولا۔
"وہ تلاش کر لے گی۔"
"شاید مگر پھر جھٹک بھی دے گی۔" اس نے سگریٹ نکال کر سلگائی اور کش لگانے لگا۔
"ایک بار پوچھ تو لے۔"
"نہیں..... میری غیرت کو گوارا نہیں۔"
"ایسا کر، انتظار کر، وہ ملے تو بات کر لینا۔"
"ارے نہیں چاچا..... ہلکا نہ لے، مجھے اپنی ہستی کا غرور سب سے پیارا ہے۔"
"اچھی گل ہے مگر وہ ملے تو انکار نہ کرنا۔"
"نہیں چاچا..... وہ نہیں مل سکتی کیونکہ میں خود ملنا نہیں چاہوں گا۔" وہ فیصلہ کن انداز میں کہہ کر کیبن سے باہر نکل گیا

www.zemtime.com

تاکہ سگریٹ کا دھواں فضا میں تحلیل ہو سکے۔

بی بی اس کے چہرے پر پھیلی خوشی دیکھ کر بہت کچھ سمجھ گئی تھیں۔ وہ ہولے ہولے گنگنا رہی تھی، اٹھلا رہی تھی، ٹہلنے کا انداز بڑا اچھا تھا، یہ سب بی بی کو اچھا لگا مگر ظہیر ہمایوں صاحب کی آمد انہیں اس وقت تک اچھی نہیں لگ سکتی تھی جب تک وہ اسے عزت کا نام دینے پر راضی نہ ہوتے، بڑے حوصلے کے ساتھ اسے دیکھا پھر جگنو کو گھورا، جھڑکا۔

"جگنو..... تو کہاں مرا رہتا ہے کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے، کون آیا تھا؟"

"کیا ہو گیا ہے بی بی؟" چاہت نے کمرے سے باہر نکل کر پوچھا۔

"اس سے پوچھ رہی تھی کون آیا تھا؟"

"ہم کیا بتائیں؟" جگنو نے منہ بسورا۔

"تم تو جاؤ، شکل گم کرو۔" چاہت نے جگنو کو کہا۔

"ہم سمجھ گئے۔" جگنو کہتا ہوا چلا گیا۔

"کمرے میں آئیں ناں، بتاتی ہوں۔" چاہت ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے آئی۔

"بولو بھی۔"

"ظہیر آئے تھے، اچانک بنا فون کیے، بہت اچھے موڈ میں تھے۔" وہ چہکی۔

"اچھا..... حالانکہ ان کی بیٹی ابھی بستر پر ہے، اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے اس کے ساتھ۔"

"او مائی گاڈ..... اللہ جی کتنی احمق ہوں میں۔" وہ افسوس سے اپنا ماتھا پیٹنے لگی۔

"کیا مطلب؟" وہ صوفے پر ٹک گئیں۔

"میں نے ان سے حال احوال بھی نہیں پوچھا..... بالکل بھول گئی۔"

"اور انہوں نے بھی تذکرہ نہیں کیا؟"

"نہیں مگر مجھے پوچھنا چاہیے تھا، ظہیر کیا سوچیں گے؟"

"وہ کچھ نہیں سوچیں گے کیونکہ انہوں نے تمہیں اس قابل نہیں سمجھا کہ اپنی بیٹی کی بات کرتے۔" بی بی نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"بی بی..... بھول گئے ہوں گے۔"

"چلو چھوڑو، تم تو خوش ہو گئیں۔"

"بی بی..... بات ہی خوشی کی ہے، وہ ناراض تھے، خیال کر کے آ گئے۔" چاہت نے بڑی محبت سے بتایا۔

"ٹھیک ہے بھئی، خوب اپنا وقت برباد کرو۔" بی بی اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"بی بی..... پلیز خفا نہ ہوا کریں۔"

"کیا کروں؟ تمہارا گھر بسا دیکھنا چاہتی ہوں، تم ظہیر ہمایوں کے سحر سے نکلنے کو تیار نہیں اور وہ تمہارے لیے اپنے گھر کے دروازے کبھی نہیں کھولیں گے۔" وہ حقیقت بیان کر کے چلی گئیں اور وہ الجھ سی گئی، ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا، ہر بار بات کا اختتام بی بی کے تحفظات پر ہوتا اور وہ لاجواب ہو جاتی تھی، اس وقت بھی خوشی اضطراب میں بدل گئی اور اطمینان بے چینی میں۔ عین اسی لمحے جگنو اس کے لیے چائے لے آیا۔

"بی بی..... چائے۔"

www.zemtime.com

"کس نے مانگی چائے۔"
"ہمیں احساس ہوا کہ اس وقت آپ کو چائے چاہیے۔"
"اپنا احساس اپنے پاس رکھو۔" وہ جھلائی۔
"ٹھیک ہے جی۔" وہ واپس چلا گیا، فوراً ہی اس کی آواز آنے لگی۔ وہ گا رہا تھا۔
"ہمارے دل سے مت کھیلو، کھلونا ٹوٹ جائے گا..... کھلونا ٹوٹ جائے گا۔"
چاہت اس کی آواز سے بہت متاثر ہوئی، بڑا درد تھا اس کی آواز میں مگر سمجھنے کے باوجود نہ سمجھ پائی تھی۔

❁.....❁.....❁.....❁

ظہیر ہمایوں اور بہار ایک ساتھ ہی گھر پہنچے تھے، یہ بات ظہیر صاحب کو پسند نہیں آئی، وہ پہلے سے ہی نشید سے مل کر غم وغصے کی کیفیت میں تھے اوپر سے بہار خود گاڑی چلا کر آئی تھی۔
"بہار!..... میرے کمرے میں آؤ۔"
"میاں صاحب آپ کے کمرے میں خمار بیٹا سو رہی ہیں۔" تاج دین نے بتایا۔
"میرے کمرے میں اور اس کی نرس؟" وہ متفکر ہوئے۔
"نرس تو کئی بار کہہ چکی ہے مگر ہم نے بٹیا کو نہیں جگایا..... وہ پرسکون سو رہی ہیں۔" عنایت بی بی نے کہا۔
"اچھا..... خیر کوئی بات نہیں، ہم ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ جاتے ہیں۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے خمار کو بے آرام کرنا مناسب نہیں سمجھا۔
"بابا..... میں فریش ہو کر آتی ہوں۔"
"آپ کہاں گئی تھیں؟"
"وہ بس ایسے ہی۔"
"کیا ایسے ہی؟"
"میں اور تمثال باہر گھومتے رہے، کچھ شاپنگ کی۔" بہار نے ایک لمحہ کچھ سوچا اور پھر سچ بتا دیا۔
"واہ..... اتنی جرأت اور بے باکی تمثال کے ساتھ۔"
"بابا..... اگر تمثال کے ساتھ چلی گئی تو کیا بات ہے؟ میں بور ہو رہی تھی۔" بہار ٹھنکی۔
"تمثال اتنا اہم ہو چکا ہے کہ....."
"بابا..... پلیز اور کچھ نہ کہیے گا، تمثال میرے لیے بہت اہم ہے۔" وہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی، ظہیر ہمایوں اس کے قدموں کی آہٹ سنتے رہ گئے، انہیں آج اسی قسم کے دوسرے واقع کا سامنا کرنا پڑا تھا..... وہ چکرا کر رہ گئے۔
"میاں صاحب، فیکٹری سے چیف اکاؤنٹنٹ آیا ہے، فائلیں بھی ہیں۔"
"انہیں کہیں کل آفس میں ملاقات ہوگی۔" ان کا موڈ سخت خراب ہو گیا تھا۔ تاج دین بابا کچھ دیر کے لیے گئے اور فوراً ہی واپس آ گئے۔
"میاں صاحب..... کیوں پریشان ہیں؟" انہوں نے پاس کھڑے ہو کر پوچھا۔
"بیٹھو تاج دین۔"
"جی شکریہ۔"
"تاج دین، کیا ہو رہا ہے گھر میں؟"

www.zemtime.com

"کیا مطلب؟"
"ٹی وی چینلز صحیح کہہ رہے تھے، وہ لڑکا خمار میں دلچسپی رکھتا ہے اور اسی لیے اس نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور ہم پر احسان کر کے ہیرو بن گیا۔" وہ ضبط کے باوجود خاصے غصے میں بولے۔
"یہ ٹھیک بات ہے، وہ کئی بار پھول لے کر یہاں بھی آتا رہا ہے۔" تاج دین نے دھیمی آواز میں کہا۔
"اور تم نے مجھے کبھی نہیں بتایا۔"
"بتایا اس لیے نہیں کہ خمار بیٹا نے کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی۔"
"اس کے باوجود اس کا حوصلہ بڑھتا رہا اور وہ اتنا بڑا کام کر گیا۔" وہ بہت افسردگی سے بولے۔
"مسئلہ کیا ہے؟"
"تاج دین..... میرے گھر میں نقب لگائی گئی ہے، میری بیٹیوں پر نظریں لگا رکھی ہیں، ظہیر ہمایوں کی بیٹیوں پر..... میں جان سے مار دوں گا۔"
"آہستہ صاحب، کوئی بڑی بات نہیں ہے، بیٹیوں کے رشتے تو کرنے ہیں۔" تاج دین نے کہا۔
"مگر ایسے نہیں، یہ محبت کے نام پر مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔"
"ایسا نہیں ہوگا، آپ تحمل سے کام لیں۔"
"اور اس تمثال نامی لڑکے سے بہار کو دور رکھنے کو کہا تھا۔"
"میاں صاحب..... دور رکھنے سے اور مسائل بڑھیں گے۔"
"یہ محبت وجبت میں نہیں مانتا۔"
"یہ آپ کہہ رہے ہیں؟" تاج دین نے بڑی جرأت سے کہا تو وہ نظریں چرا گئے۔
"میاں صاحب، وہ لڑکا تو بڑے گھرانے کا لگتا ہے، خمار بٹیا کو اگر پسند کرتا ہے تو اس کے والدین سے بات کی جا سکتی ہے۔"
"ہرگز نہیں، سستی شہرت کے ذریعے وہ میرا داماد بننے کے صرف خواب دیکھ سکتا ہے، میں خمار سے بات کروں گا۔" وہ جذباتی ہو کر بولے۔
"نہیں..... ابھی خمار بٹیا سے کوئی ذکر نہ کریں، اس لڑکے کو ہی سمجھائیں۔"
"وہ بہت اڑیل اور بے باک ہے۔"
"اس کے والدین سے بات کریں۔"
"دیکھتے ہیں، میں چاہتا تھا کہ وہ ٹی وی چینلز پر کلیئر کر دے۔"
"چھوڑیں کیا فرق پڑتا ہے، آہستہ آہستہ خبر ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہے۔"
"میں خمار کو دیکھتا ہوں، اس کی میڈیسن کا بھی وقت نکل گیا۔"
"ٹھیک ہے۔" وہ اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیئے جہاں خمار سو رہی تھی۔

❁.....❁.....❁.....❁

ظہیر ہمایوں نے بڑی آہستگی سے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تاکہ خمار کی آنکھ نہ کھل جائے مگر خمار کا فون سائلنٹ موڈ پر بج رہا تھا، انہوں نے جلدی سے بڑھ کر فون اٹھایا۔
"خمار..... پلیز فون بند نہیں کرنا، مجھے آپ کی فکر ہے، میں نے آپ کے بابا کو بھی بتا دیا ہے کہ....."

www.zemtime.com

"جسٹ شٹ اپ..... آج کے بعد میری بیٹی کا نام اپنی زبان پر نہ لانا۔" ظہیر ہمایوں صاحب نے شدید غصے میں کہا۔

"سنیے..... سنیے، ایسی بات مت کریں جس کو آپ کو واپس لینا پڑے، خمار میری محبت ہے۔"

"بند کرو یہ بکواس، میں آپ کی والدہ سے بات کرتا ہوں۔" انہوں نے سخت لہجے میں کہا اور فون بند کر دیا۔

"بابا..... کیا ہوا؟" ان کی آواز پر خمار کی آنکھ کھل گئی تھی۔

"ک..... کچھ نہیں۔" وہ ہکلائے۔

"کس پر ناراض ہو رہے تھے فون پر؟"

"رانگ نمبر تھا۔" وہ مسکرا کر بولے۔

"میرے فون پر؟"

"ہاں..... بس آپ کے آرام کی وجہ سے مجھے غصہ آ گیا، بار بار ملا رہا تھا۔" وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولے۔

"بابا..... سوری میں آپ کے کمرے میں سو گئی تھی۔"

"بابا کی جان، پھر کیا ہوا؟" انہوں نے اس کی پیشانی چومی۔

"آپ نے آرام کرنا ہوگا، میں جاتی ہوں۔" وہ بولی۔

"ہرگز نہیں، یہی آرام کرو۔"

"بابا..... مجھے کوئی ملنے آیا تھا؟" اس نے پوچھا۔

"کب؟"

"آج۔"

"پتا نہیں، میں تو باہر تھا۔"

"ہاں..... یاد آیا وہ شوروم سے لڑکا آیا تھا؟" اس نے بے چین دل کے اکسانے پر پوچھ ہی لیا۔

"شاید آیا ہو، آپ کو اس سے کیا کام؟" انہوں نے پوچھا تو وہ گڑبڑائی۔

"اسے جاب کی ضرورت تھی تو....."

"اچھا..... اچھا، چھوڑو اسے یہ بتاؤ کیا کھایا؟" وہ یکسر ٹال گئے۔

"میں سو گئی تھی، کوئی کمرے میں نہیں آیا۔"

"سسٹر نے میڈیسن بھی نہیں دیں۔"

"میں سو گئی تھی شاید اس لیے۔"

"اوکے..... میں کھانے کے لیے اچھا سا منگواتا ہوں۔" وہ بولے۔

"بابا..... بہار کہاں ہے؟"

"ساتویں آسمان پر۔" انہوں نے طنز کیا۔

"کیا؟"

"میں نے اسے زمین پر لانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

"بابا..... کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟"

www.zemtime.com

"چلو آرام کرو، میں سسٹر کو یہیں بھیجتا ہوں، ساتھ میں کچھ اچھا سا کھانے کو بھی۔" وہ اسے الجھا ہوا چھوڑ کر کمرے سے چلے گئے، وہ بالکل نہ سمجھ سکی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہے تھے اور بہار نے کیا، کیا ہے؟ اس کا ذہن بھٹکنے لگا مگر سوچ کا کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں آیا مگر کچھ خاص بات ہے ضرور یہ اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

❁.....❁.....❁.....❁

نشید کمال نے ذکیہ بیگم کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر دانستہ آنکھیں موند لیں مگر وہ دیکھ چکی تھیں اس لیے تیزی سے بولیں۔

"آنکھیں موند لینے سے ہم کچھ پوچھے بنا نہیں چلے جائیں گے۔"

"ماما آپ؟" وہ باادب ہو کر بولا۔

"وہ لڑکی تمہارے اعصاب پر اس قدر سوار ہے کہ بڑے بڑے فیصلے خود کرنے لگے ہو۔" وہ آفس سے آئیں تو انہیں گیٹ پر ہی شاید ظہیر ہمایوں صاحب کی آمد کے بارے میں بتا دیا گیا تھا اور وہ سیدھی مریم کے پاس گئیں، مریم سے پوچھا تو اس نے فقط اتنا بتایا کہ کوئی صاحب آئے تھے۔

"ایک تو مریم ہی آپ کے لیے حرف کل ہے۔"

"کیا بدتمیزی ہے؟" انہیں غصہ آ گیا۔

"سچ کہہ رہا ہوں، آپ کو مریم سے ہی ہر بات کرنی ہوتی ہے، اس نے مرچ مسالہ لگا کر جو کہہ دیا وہ آپ فوراً پوچھنے آ گئیں۔"

"ایسا کچھ نہیں کہا اس نے۔"

"فرمائیں کیا جاننا ہے آپ کو۔"

"وہ صاحب کون تھے؟"

"خمار کے فادر ظہیر ہمایوں۔"

"کیا کرنے آئے تھے؟"

"وہ بھی آپ کی طرح کچھ کہنے آئے تھے۔" وہ کڑوا لہجہ چھپا نہ سکا۔

"کیا مطلب؟"

"کہ خمار کا خیال دل سے نکال دوں۔"

"جو کہ تم کسی صورت کرو گے نہیں۔" انہوں نے فوراً کہا۔

"ظاہر ہے۔"

"نشید..... اپنے باپ دادا کی عزت بچالو۔"

"میری محبت سے عزت کو کیا نقصان پہنچ رہا ہے۔" وہ تلملا کر رہ گیا۔

"تو گویا اس کے باپ کو پتا چل گیا کہ تم نے کوئی انسانی خدمت نہیں کی بلکہ محبت کو بازوؤں میں بھر کر دنیا کی نظروں میں دھول جھونکی ہے۔" انہوں نے طنز کیا۔

"اس وقت یہ ضروری تھا کہ اس کو بچایا جائے ورنہ وہ بری طرح کچلی جاتی۔" اس نے کہا۔

"لب لباب کیا ہے اس ملاقات کا۔"

"میں نے صاف کہہ دیا ہے کہ میں خمار سے سچی محبت کرتا ہوں۔"

www.zemtime.com
ZEMTime.com

"گویا تم نے بے شرمی کی حد کردی تھی۔"
"ماما..... کیوں آپ کو محبت بے شرمی لگتی ہے، یہ تو بہت اعلیٰ وارفع شے ہے، اللہ نے اپنے محبوب سے کی۔"
"بس..... بس، بہک کر وہاں تک نہ جاؤ، محبت تو مریم بھی تم سے بے پناہ کرتی ہے، تم سے منسوب بھی ہے پھر اسے کیوں دھتکارتے ہو؟"
"ماما..... محبت سوچ سمجھ کر نہیں ہوتی، میں نے خمار کو دیکھا اور بس۔"
"بند کرو یہ فلمی ڈائیلاگ۔"
"پلیز..... میرے سر میں درد ہے آپ اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔" اس نے کافی ناگواری سے کہا۔
"اس لڑکی کی خاطر اپنی ماں سے کہہ رہے ہو۔"
"ایسی بات نہیں ہے ماما..... آپ میری فیلنگز تو سمجھیں۔"
"اس کے باپ نے سمجھیں؟" وہ طنز سے بولیں۔
"نہیں۔"
"مطلب؟"
"راستے کی رکاوٹ، انکار۔"
"تو چھوڑ دو۔"
"میں ان کے جیسی محبت نہیں کرتا۔"
"کیا مطلب؟" انہیں سمجھ نہ آیا۔
"کچھ نہیں۔"
"میں پھر سمجھا رہی ہوں اس شاعرہ کا خیال دل سے نکال دو۔"
"یہ ممکن نہیں۔" اس نے آنکھیں موند کر دوسری طرف کروٹ لی اور وہ اسے بے بسی سے دیکھتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

❁.....❁.....❁.....❁

بیڈ پر چت لیٹی..... وہ محو گفتگو تھی۔
"بے تابی دل تم ہی سمجھو
ہم تم پر کریں ظاہر کیسے؟
دل و نگاہ کا یہ فاصلہ بھی کیوں رہ جائے
اگر تو آئے تو میں دل کو آنکھ میں رکھ لوں"
مگر وہ جس سے محو گفتگو تھی، جس کے تصور سے مخاطب تھی، لفظوں نے جس کے لیے خوب صورت احساس کا لباس پہنا تھا وہ وہاں نہیں تھا بلکہ ہو ہی نہیں سکتا تھا مگر وہ بڑبڑائی۔
"سکون قلب تم سے ہے
سکون جاں بھی تم ہو
تعجب ہے کہ سینے میں
جہاں دل تھا وہاں تم ہو"

www.zemtime.com

خیال نے آمد کی شکل اختیار کرلی تھی، اسے اس وقت رہ رہ کر یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ عام سا کردار اس کی زندگی میں کتنا خاص ہوگیا ہے کیسے اور کیوں؟ اسے تو محبت پر نہ یقین تھا، نہ اعتبار، اس نے تو کبھی اس لفظ کے زیر اثر خود کو محسوس ہی نہیں کیا تھا۔

"کیا ہوا خمار ہمایوں، تم کیوں ایسا سوچنے لگیں؟ یہ سب باتیں تو تمہارے نزدیک بیکار اور بے مقصد تھیں، وہ معمولی شخص کیسی ہلچل مچا رہا ہے تمہارے اندر، کیوں اعصاب پر طاری ہے؟ جب کہ نشید تمہارے کانوں پر اپنی محبت کے ڈھول پیٹ رہا ہے وہ تمہیں سنائی نہیں دیتے اور یہ شخص جس نے نہ ڈھنگ سے بات کی نہ آنکھ بھر کے دیکھا، عام سی دنیا کا بسنے والا، تمہیں رہ رہ کر کیوں یاد آ رہا ہے؟ اس کا بھلا کیا سوچنا اور کیوں سوچنا؟" اس نے اضطراب قلب سے مجبور ہو کر کبھی دائیں کروٹ لی اور کبھی بائیں، یہ الگ بات تھی کہ دائیں ہاتھ اور پسلی کے درد سے زوردار درد بھری آواز اس کے منہ سے نکل گئی مگر پھر وہ اسی حصار میں قید ہوگئی۔

"یا الٰہی..... مجھے اس کے جنون سے بچا کیونکہ یہ بے جوڑ جنون کبھی فلاح کی منزل پر نہیں پہنچ سکتا، وہ کسی اور جزیرے کا باسی ہے اور میں کسی اور دنیا سے تعلق رکھتی ہوں اگر اس کی یاد، اس کا احساس محبت ہے تو مجھے محفوظ رکھ، بچالے اس کے فسوں سے مجھے، میں یہ تجربہ نہیں کرسکتی..... بابا مجھے اس حیثیت میں قبول نہیں کریں گے اور ایسا ہو ہی نہیں سکتا، کہاں وہ اور کہاں میں؟ مگر وہ مجھ پر طاری کیوں ہو رہا ہے، کیوں میری شخصیت پہ حاوی ہو رہا ہے؟ یا اللہ! مجھے بچالے۔" وہ اللہ کو پکارتے ہوئے بے اختیار اٹھ بیٹھی۔

عین اسی لمحے فون بجنے لگا..... بابا فون اس کے قریب ہی چھوڑ گئے تھے، اس نے بے خیالی میں نمبر دیکھے بنا اٹینڈ کرلیا۔ دوسری طرف نشید کمال ہی تھا، اسے غصہ آیا اور بولی۔

"آپ بہت ڈھیٹ اور بے شرم ہیں۔"

"سب قبول ہے، آپ کے ہر فرمان پر سر جھکا ہے۔" وہ سچ مچ ڈھائی سے بولا۔

"ایک بات تو بتائیں۔"

"جی حکم کریں۔"

"آپ کو اس فضول گفتگو پر شرمندگی نہیں ہوتی۔"

"آپ بھی ایک بات بتائیں گی؟" اس نے الٹا اس سے پوچھ لیا۔

"نہیں..... مجھے کہنا ہے کہ میں آپ سے اب شدید نفرت کرنے لگی ہوں۔"

"ہاہاہا" وہ ہنسا تو اس نے غصے سے فون بند کردیا تھا۔

❁.....❁.....❁.....❁

انہوں نے شام کی چائے لانے کا کہا اور لان میں آگئے، ہلکی ہوا اور پھولوں کی مہک نے بہت تروتازگی کا احساس ان کے اندر پیدا کردیا تو گہرے گہرے سانس بھر کر اس تازگی کو انہوں نے اپنے اندر محسوس کیا، انہوں نے بہار کو بھی وہیں بلوایا تھا، وہ فون پر بات کرتی ہوئی آئی..... کافی دیر وہ ہنس ہنس کر بات کرتی رہی پھر ان کے چہرے پر پھیلی خاموشی دیکھ کر فون بند کیا اور ان کے سامنے بیٹھ گئی۔

"کوئی اتنا خاص تھا کہ آپ کو ہمارا بھی احساس نہیں ہوا۔"

"ڈیئر بابا..... جو ہمیں یاد کرے، خیریت پوچھے وہ خاص ہی ہوتا ہے۔" وہ چہکی۔

"کس نے یاد کیا؟"

www.zemtime.com

"یہ کیا سوال ہوا بابا جان؟"
"سوال تو سوال ہوتا ہے، تمثال یا.....؟"
"ہاہاہا.....بابا آپ کے اعصاب پر تمثال چھا گیا ہے۔" اس نے کہا۔
"اعصاب پر نہیں حواس پر۔" انہوں نے اصلاح کی۔
"وہی وہی.....مگر کیوں؟" وہ تیزی سے بولی۔
"وجہ تو آپ کو معلوم ہے۔"
"بابا بات سنیں.....وہ میرے حواس پر چھایا ہے، یہاں تک تو بات ٹھیک ہے مگر آپ کے حواس پر.....نہیں نہیں یہ رانگ ہے۔" وہ بات کر کے ہنسنے لگی۔
"بہار.....بی سیریس۔" وہ ناراضی سے بولے۔
"جی بابا۔"
"تمثال کو میں آپ کے اردگرد بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔"
"بابا.....آپ کا مسئلہ کیا ہے؟"
"آپ اپنے بابا کی بات نہیں مان سکتیں؟" وہ بولے۔
"بات ماننا اور پابندی لگانا دو الگ باتیں ہیں۔" اس نے سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔
"پابندی نہیں ہے، آپ کی بہتری ہے۔" وہ بولے۔
"تمثال کے بغیر میری بہتری نہیں۔" وہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی، ان کو شدید ذہنی دھچکا لگا، وہ بنا چائے پیئے بیزاری سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

❁.....❁.....❁.....❁

"حد ہے بھئی، بابا کو تو تمثال ہی کھٹکنے لگا ہے۔" بہار کی یہ بھی عادت تھی کہ وہ جب مشتعل ہوتی تھی تو عنایت بی بی سے شکوے شکایت کرنے کے لیے باورچی خانے کا رخ کرتی، اس وقت اسے بگڑے موڈ میں دیکھ کر عنایت بی بی نے سلاد کاٹتی کوثر کو وہاں سے باہر بھیج دیا تھا، خانساماں ذرا فاصلے پر کھانا پکانے میں مصروف تھا۔ وہ اسے لیے ایک طرف کھڑی ہو کر بولیں۔
"میری پتری کو کیا ہوا ہے؟"
"عنایت بی بی، آپ نے تو تمثال کو وہ جو میرا کلاس فیلو ہے دیکھا ہے ناں، بابا کو اس سے جانے کیا چڑ ہے؟" وہ تیز لہجے میں بولی۔
"نہیں، بھلا میاں صاحب کو وہ بے چارہ کیا کہتا ہے؟"
"یہی تو پوچھ رہی ہوں کہ وہ کیا کہتا ہے؟"
"بیٹا.....وہ آپ سے محبت بھی بہت کرتے ہیں اور فکر بھی بہت کرتے ہیں۔" عنایت بی بی نے کہا۔
"بس.....باتیں کرتے ہیں۔" اس نے منہ بسورا۔
"آپ کو ان سے بحث کی کیا ضرورت ہے؟"
"عنایت بی بی تمثال کسی گاجر مولی کا نام نہیں ہے، وہ بندہ ہے اور بہت اچھا ہے۔" وہ چڑ کر بولی۔
"میاں صاحب سے یہ بات کہہ سکتی ہو؟" عنایت بی بی نے پوچھا۔

www.zemtime.com

"ہاں..... میں ضرور پوچھ لوں گی..... وہ ہم سے کوئی قرض نہیں مانگتا، بڑا خوددار ہے، مجھے خمار آپی سمجھنا چھوڑ دیں۔"

"ارے خمار سے یاد آیا ڈاکٹر نے انہیں اپنے کمرے میں رہنے کی اجازت دے دی ہے، کمرہ سیٹ کرانا ہے۔" عنایت بی بی کو جیسے پر لگ گئے تھے، فوراً سے پہلے باہر نکل گئیں۔ اس کے ہتھے وہاں سے باہر نکل کر تاج دین بابا چڑھ گئے۔

"میری بات سننے کا وقت ہے کہ نہیں۔" وہ چلائی۔

"حکم..... حکم بٹیا رانی۔"

"بابا کو بتا دیں کہ میں تمثال کی مخالفت برداشت نہیں کر سکتی۔" اس نے کہا۔

"دیکھو بٹیا..... میری اتنی اوقات نہیں کہ میں ایسی بات میاں صاحب سے کروں، وہ آپ کے والد ہیں۔"

"اس کا مطلب؟"

"چاہتے تو بیگم صاحبہ کے بعد دوسری شادی کر لیتے مگر انہوں نے آپ دونوں کی خاطر ایسا کچھ نہیں کیا۔" تاج دین بابا دھیرے سے بولے۔

"تو کر لیتے، اچھا ہوتا، کوئی ہمراہی دسترس میں ہوتا، شادی نہ کرنے کی وجہ سے ہی بابا خشک ہو گئے، انہیں محبت کرنے والے اچھے نہیں لگتے۔"

"محبت کرنے والے..... مطلب؟"

"میرا مطلب جو کسی کا خیال کرتے ہیں جیسے تمثال بہت اچھے سے میرا خیال رکھتا ہے اور بابا کو اس سے دشمنی ہے۔"

"ایسا بھی نہیں ہے، دراصل وہ آپ دونوں کی حفاظت....."

"اوہ..... رہنے دیں بابا۔" وہ ان کی بات کاٹ کر ہنس دی۔

"اچھا میں بات کروں گا، اس وقت تو خمار بٹیا کے صدقے کے بکرے لینے جا رہا ہوں۔" وہ عجلت میں بولے۔

"ہنہہ..... بس ہمارے صدقے ہی دیتے رہیں گے۔" وہ بہت جھنجلائی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تاج دین بابا آگے بڑھ کر بھی پلٹ کر دیکھنے کے لیے مجبور ہو گئے۔ انہیں بہار کے سوالوں نے الجھا دیا تھا۔

"میاں صاحب، آپ نے ہی جرأت نہ کی آپ کی بچیوں کو تو دوسری شادی سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی..... کاش آپ اس بے سہارا بچی کو سہارا دے کر اس گھر میں لے آتے مگر آپ کے اندر کس قدر خوف چھپا تھا، وہ آج بھی ویسے ہی موجود ہے..... اب ان بچیوں کے پر آپ کیسے کتر سکتے ہیں؟" تاج دین بابا سوچتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔

یہ دنیا، یہ محفل میرے کام کی نہیں
میرے کام کی نہیں..... یہ دنیا
یہ محفل..... میرے کام کی نہیں

کلیم مرزا کافی انہماک سے محمد رفیع کی آواز سے مقابلہ کر رہے تھے کہ تمثال آ گیا۔

"ابا..... ابا بس کریں محلے والے جمع ہو جائیں گے۔" وہ اونچی آواز میں بولا۔

"ارے کیوں روکتے ہو، انہیں محلہ جمع کرنے دو، بتا دینا غم عشق نے یہ حال کر دیا ہے۔" اماں نے جل کر تمثال کی بات کا جواب دیا۔

"تمہیں کیا پتا غم عشق کا، تم نے عشق کیا ہوتا تو جانتیں۔" کلیم مرزا نے سرد آہ بھر کے جواب دیا۔

"میں باؤلی نہیں، مردوں سے عشق کروں۔"

www.zemtime.com

"اوہو..... جب کوئی بات کرنے آتا ہوں آپ دونوں اپنی لڑائی شروع کردیا کریں۔" تمثال جھلا کر بولا۔
"یار..... ہم دونوں اس گھر کی خاموشی اسی طرح ختم کرتے ہیں، بڑھاپا اور تنہائی کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں۔" کلیم مرزا نے جواب دیا۔
"اب اس کا تو میرے پاس کوئی حل نہیں۔"
"حل تو ہے، آج کہو تو آج جویریہ کو بیاہ لاؤں۔"
"لاحول ولاقوۃ..... اماں اس سے اور بری بات نہیں ہوسکتی کیا؟"
"ہیں..... اس میں کیا برا ہے؟"
"نور جہاں بیگم، اس میں اچھا کیا ہے؟"
"ابا مجھے ایک ہفتے کے لیے ٹریننگ کے لیے جانا ہے چائنا۔"
"ہیں.....! کوئی ضرورت نہیں، ہم اکیلے نہیں رہ سکتے۔" نور جہاں بیگم نے صاف انکار کردیا۔
"کمپنی خرچا اٹھائے گی؟" کلیم مرزا نے پوچھا۔
"ظاہر ہے ابا۔"
"بس کہیں نہیں جانا، منع کردو۔" نور جہاں بیگم بات کرتے ہوئے ہی اداس ہوئیں۔
"اماں..... اس ٹریننگ سے مجھے فائدہ ہوگا، تنخواہ بھی بڑھے گی۔" تمثال نے کہا۔
"بس اتنی تنخواہ کافی ہے ہمیں۔" اماں نے صاف کہا۔
"ارے کم عقل، اس نے نئی زندگی بھی شروع کرنی ہے۔" کلیم مرزا بولے۔
"اور نہیں تو کیا، دیکھا نہیں بہار کس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے؟" تمثال نے شرارت سے کہا مگر اماں کو اچھا نہیں لگا۔
"ہمیں اس کے گھرانے سے مقابلہ نہیں کرنا، اسی لیے جویریہ کی بات کرتی ہوں۔" اماں نے پھر جویریہ کا ذکر کیا تو وہ بگڑ کر بولا۔
"اماں..... جویریہ کا ایک دفعہ اور نام لیا تو میں سچ مچ چائنا ہی رہ جاؤں گا۔" اس نے تڑی لگائی۔
"دفع کرو جویریہ کو، بہار اچھی لڑکی ہے مگر بیٹا جی وہ اچھی لڑکی ہمارے لیے نہیں ہوسکتی۔" کلیم مرزا نے حقیقت پسندی سے کام لیا۔
"تمثال احمد سے بہار کو کوئی چھین لے یہ ہو نہیں سکتا..... میں پہلے ایسے نہیں سوچتا تھا مگر اب ارادہ کرلیا ہے کچھ بھی کر گزروں گا اس کی خاطر۔"
"تمثال..... ایسا کچھ نہیں ہوگا۔" اماں نے تنبیہہ کی۔
"فی الحال..... اس ذکر کو چھوڑو، چائنا کب جانا ہے؟" ابا نے موقع کو نامناسب دیکھ کر بات کا رخ بدلا۔
"پرسوں کی فلائٹ ہے۔"
"بڑھاوا دیتے رہا کرو، میرے دل کو بے چین کرنا تمہاری عادت بن گئی ہے۔" نور جہاں بیگم گلوگیر لہجے میں کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔
"اماں..... ناراض ہوگئیں۔" تمثال افسردگی سے بولا۔
"کوئی ناراض نہیں، تم تیاری کرو۔"

www.zemtime.com

"کچھ شاپنگ کرنی ہوگی۔" وہ بولا۔
"تو ضرور کرو..... کتنے پیسے چاہیں۔" کلیم مرزا نے پوچھا۔
"پیسے ہیں میرے پاس، کمپنی نے دیئے ہیں۔" اس نے بتایا۔
"اچھی بات ہے۔"
"ٹھیک ہے میں بہار کے ساتھ شاپنگ کے لیے نکلوں گا۔"
"جیسے مناسب سمجھو۔"
"اوکے..... میں اسے ابھی کال کرتا ہوں۔" وہ کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

❁.....❁.....❁.....❁

ادھوری ہیں سب ہی راتیں
ہمارے دن ادھورے ہیں
کسے جا کر بتائیں ہم
تمہارے بن ادھورے ہیں
مکمل کرتے ہیں جیون
تمہارے ساتھ کے لمحے
نکالیں اگر انہیں ہم تو یہ
ماہ و سال ادھورے ہیں
کوئی سمجھا نہیں قصہ ہماری
ناتمامی کا
نظر آتے ہیں پورے سب کو
ہم لیکن ادھورے ہیں
لیکن ہم ادھورے ہیں

کمرے میں آ کر اس نے بیڈ پر ہی لیپ ٹاپ پر تازہ غزل کمپوز کر کے سرد آہ کھینچی اور آنکھیں موند کر ہر مصرعے کو دہرایا..... راجہ صاحب کی بات کتنی سچ ثابت ہو رہی تھی۔ اس کی سخن طرازی کو محبت کا تڑکا سا لگ گیا تھا۔
"خمار ہمایوں..... تم اس عام سے نوجوان سے محبت کرنے لگی ہو؟" کسی نے جیسے اس کے کان میں سرگوشی کی۔
"نہیں..... نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور یہ کیفیت ایسی تھی کہ شاید کسی نے اس کی چوری پکڑ لی ہو اور وہ گھبرا کر انکاری ہوئی۔ اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی اور ساتھ ہی نرس عنایت بی بی کے ساتھ اندر آئی۔ اس نے بیزاری سے منہ بنایا۔
"تم گئی نہیں۔"
"مجھے سر نے جانے سے روک لیا ہے۔" نرس نے بڑے بوکھلاہٹ سے کہا۔
"کون سے سر؟"
"آپ کے بابا نے۔"
"نہیں آپ جاؤ میں بالکل ٹھیک ہوں اور میرے پاس بہت لوگ ہیں۔"

www.zemtime.com

"مگر....."

"عنایت بی بی.....ان سے سب میڈیسن وغیرہ سمجھ لیں اور پلیز انہیں فری کردیں۔" خمار نے بڑی اکتاہٹ سے کہا۔اس وقت اس کا مخل ہونا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔

"ٹھیک ہے، میں جاتی ہوں۔" نرس نے کچھ برا مناتے ہوئے کہا۔

"کون کہاں جارہا ہے؟" اسی وقت بہار بڑے اچھے انداز میں تیار ہوکر ہنستی مسکراتی کمرے میں آئی۔

"بٹیا نے سسٹر کو فارغ کردیا ہے یہ جارہی ہیں۔" عنایت بی بی نے بتایا۔

"ہیں.....! کیوں بھئی؟ بابا نے میرے سامنے انہیں رکنے کو کہا تھا۔" بہار نے کہا۔

"بہار.....میں اب بہت بہتر ہوں، بابا کو تو وہم رہتا ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے عنایت بی بی لے جاؤ۔" بہار نے کہا۔

"اور آپ کہیں جارہی ہو؟"

"ہوں.....تمثال چائنا جارہا ہے، میں بہت خوش ہوں۔" وہ جھوم کر بولی۔

"کمال ہے۔" خمار نے مختصراً کہا۔

"یہ کمال کون ہے؟" بہار کچھ نہ سمجھ کر چونکی۔

"حد ہے، میں نے حیرت سے پوچھا ہے کہ تمثال چائنا جارہا ہے اور خوش تم ہو۔"

"ہاں.....میں بہت خوش ہوں کیونکہ چائنا اس کی کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے بلکہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں بھی اس کے ساتھ جاؤں۔" بہار نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

"وہاٹ.....؟"

"میں نے چائنا دوبار دیکھا ہے، میں تمثال کی اچھی گائیڈ بن سکتی ہوں۔" وہ بڑی سادگی سے بولی۔

"بہار.....اب فضول گفتگو چھوڑ دو۔"

"اس میں فضول کیا ہے؟ میں تمثال کے ساتھ سفر کرسکتی ہوں۔"

"اچھا.....سر نہ کھاؤ اور حد میں رہو۔" وہ چڑ کر بولی۔

"ساری زندگی بابا کی طرح محبت کی دشمن رہنا۔" بہار جل کر بولی۔

"احمقانہ باتیں کرنا بند کرو، میرا سر چکرانے لگا ہے۔" خمار نے ایسا محسوس کیا جیسے بہار نے اس کی چوری پکڑ لی ہو۔

"اچھا.....میں جارہی ہوں۔"

"کہاں؟"

"تمثال نے کچھ شاپنگ کرنی ہے، مجھ سے مدد مانگی ہے۔"

"بہار.....ڈرو اس وقت سے جب وہ پناہ مانگے گا۔"

"نہیں.....وہ بابا سے مجھے مانگے گا، دیکھ لینا، ہاہاہا۔" بہار کہہ کر ہنستی مسکراتی باہر نکل گئی، خمار چاہ کر بھی اسے روک نہیں پائی تھی۔

❁.....❁.....❁.....❁

چاہت کو مارکیٹ جانا تھا۔کافی ساری چیزیں لینی تھیں، کاری گروں نے ایک لمبی فہرست اسے تھمادی تھی۔ویسے تو یہ سب سامان کراچی سے بڑی مقدار میں آتا تھا مگر کام زیادہ تھا کچھ چیزیں یہاں سے ہی لینی ضروری تھیں.....مس شمع

www.zemtime.com

چھٹی پر تھیں اور منیب صاحب اکیلے خرید نہیں سکتے تھے لہٰذا اس نے سب چیزوں کے سمپل لیے اور گاڑی کی چابی اٹھائی تو بی بی نے ٹوکا۔

"شام ہو رہی ہے کہاں جا رہی ہو؟"

"وہ کچھ سامان خریدنا ہے۔"

"اکیلی جاؤ گی۔"

"تو کیا ہوا؟ ابھی رات نہیں ہوئی۔" وہ اطمینان سے بولی۔

"پھر بھی، ایسا کرو جگنو کو ساتھ لے جاؤ۔" بی بی نے گویا اسے چونکایا۔

"کیا جگنو کو..... اس احمق کو؟"

"احمق وحمق نہیں ہیں ہم۔" ایک دم دائیں طرف سے جگنو برآمد ہو کر بولا۔

"تو فلاسفر ہو۔" چاہت چڑ کر بولی۔

"فلاسفر ولاسفر کا ہمیں نہیں پتا۔"

"اوہو..... بیکار کی بحث۔" بی بی نے ٹوکا۔

"بی بی..... مجھے اس کارٹون کو ساتھ لے کر نہیں جانا۔" چاہت نے غصے سے کہا۔

"ارے ڈرائیور کے طور پر لے جاؤ، گاڑی کے پاس رہے گا۔" بی بی نے اس کی سماعت پر حیرت کا بم ہی پھوڑ دیا تھا۔

"ڈرائیور..... یہ گاڑی چلا لے گا۔" وہ ہنس دی۔

"ہاں جی، ہم ایسی گاڑی چلاتے ہیں کہ بڑے بڑے ڈرائیور مقابلہ نہیں کر سکتے۔" جگنو نے سینہ تان کر کہا۔

"چاہت..... اچھی بات ہے اسے ساتھ لے جاؤ، اس کی ڈرائیونگ کا امتحان بھی ہو جائے گا۔"

"بی بی..... میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ کیا یہ ان پڑھ گاؤں کا رہنے والا سب کام کیسے جانتا ہے؟" چاہت نے حد درجہ تعجب سے جگنو کو سر سے پیر تک دیکھا۔

"اس بیکار بحث میں نہ پڑیں جی، امتحان لے لیں۔" جگنو نے معصومیت سے کہا۔

"نو..... اپنا کام کرو۔"

"چاہت کبھی تو بات مان لیا کرو۔"

"اوہو..... اچھا بھئی چلو، یہ لو چابی اور گاڑی اسٹارٹ کرو۔" وہ جل کر بولی۔

"زمانہ خراب ہے کسی مرد کا ساتھ ہونا اچھا رہتا ہے۔" بی بی نے بڑے دھیرے سے کہا تو وہ اچھل پڑی۔

"مرد..... یہ ملازم ہے ہمارا۔"

"چلو ایسا ہی سہی، ہے تو کڑیل جوان۔" بی بی نے اس کی تائید میں بڑھ کر کہا تو اسے اشتعال آ گیا۔

"کمال ہے، آپ جگنو کی اس قدر تعریف کرتی ہیں، کیا ہے وہ، مجھے تو رشک آنے لگا ہے اس پر۔"

"ارے بچی..... کیا تعریف کروں گی اس غریب کی، ایمان دار ہے، مخلص ہے، سادہ ہے، اب اس کی شکل صورت یا قد کاٹھ کی تعریف نہ کرنا بھی تو زیادتی ہوگی۔" بی بی نے اسے لاجواب کر کے رکھ دیا۔

"اوکے..... یہ تو گلفام ہے، ہیرو ہے جی۔" وہ پرس اٹھا کر نکلتے ہوئے بولی۔

"اچھا..... جگنو کو سلے سلائے ایک دو جوڑے لے دینا۔"

"اور کچھ؟" اس نے پلٹ کر پوچھا۔

www.zemtime.com

"کوئی جوتا بھی۔"
"میرا خیال ہے میں آپ کے جگنو کو خریداری کرانے جارہی ہوں۔" وہ جھنجلائی۔
"خیر سے جاؤ، خیر سے آؤ۔" بی بی نے سنی ان سنی کرکے اپنے کمرے کی راہ لی تھی۔

"تمثال۔" بہار نے پکارا۔
"ہنہ....."
"پلیز لکشمی چوک سے فروٹ چاٹ کھلاؤ۔" اس نے موٹر سائیکل چلاتے تمثال کو آہستہ سے کہا۔
"اوکے جناب۔" تمثال نے موٹر سائیکل کا رخ لکشمی چوک کی رف موڑ دیا۔
"شکر ہے تمہاری شاپنگ مکمل ہوگئی۔"
"ہاں جناب کی پسند سے۔"
"یہ تو ہے، بس ایک دو چیزیں اور لے لیتے۔" وہ بولی۔
"نہیں..... پیسے ختم، کھیل ختم۔" اس نے ایک مشہور فروٹ چاٹ والی شاپ کے سامنے موٹر سائیکل روک دی تھی۔
"تو میرے پاس تو بہت پیسے ہیں ناں۔"
"وہ ظہیر ہمایوں کے پیسے ہیں، جو میرے لیے ناجائز ہیں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔
"پھر اتنا برا لہجہ۔"
"دیکھو بہار مجھے تمہارے سوا کچھ بھی ظہیر ہمایوں کے پاس قیمتی نہیں لگتا۔ لہٰذا ان کی دولت کا تذکرہ مت کیا کرو، اب آؤ وہاں بیٹھتے ہیں۔" تمثال نے ذرا فاصلے پر رکھی میز کرسیوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ ساتھ ہولی، پیچھے ہی شاپ کا نمائندہ ان کے پاس آیا تو تمثال نے آرڈر دیا۔
"اگر ایسے میں میرے بابا آجائیں تو....." بہار کو شرارت سوجھی۔
"تو آجائیں۔"
"وہ بھلا کیا کریں گے؟"
"برا بھلا کہیں گے، ہمیشہ کی طرح۔" وہ بولا۔
"اب ایسا بھی نہیں ہے۔"
"ایسا ہی ہے مگر مجھے فرق نہیں پڑتا۔" وہ اطمینان سے بولا۔
"پتا نہیں ہمارا کیا بنے گا؟" بہار کچھ فکر مند ہوئی۔
"تاج محل، ہاہاہا۔" وہ ہنسنے لگا۔
"ہاہاہا..... ٹھیک کہا۔" وہ بھی ہنستے ہوئے بولی۔
"یہی روایت چلی آرہی ہے ہمارے جاہل معاشرے میں۔"
"اسے منافقت کہتے ہیں۔"
"کچھ بھی کہو، بس محبت کرنے والوں کو قبول نہیں کرنا یہی روایت ہے۔" لڑکا دو پلیٹ چاٹ لے آیا تو تمثال نے کولڈ ڈرنک لانے کو کہا۔
"ویسے..... ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو خود محبت نہیں کرتے۔"

www.zemtime.com

"پتا نہیں کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں..... بس بزدل ہوتے ہیں۔" تمثال نے چاٹ کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔
"نہیں..... محبت نہ کرنے کی وجہ سے میرے بابا تو ایسے ہوگئے ہیں۔" بہار نے باپ کی وکالت کی۔
"محبت تو تمہارے بابا نے بھی کی ہے۔" وہ کہہ کر رکا۔
"کیا مطلب.....؟" وہ شدت سے چلائی۔
"تم سے اور خمار آپی سے محبت ہی تو کرتے ہیں اور محبت محبت ہی ہوتی ہے چاہے کسی سے بھی کی جائے۔"
"ہنہ..... ہم دونوں سے تو وہ عشق کرتے ہیں۔" وہ خوشی سے بولی۔
"اسی لیے تو کسی اور کی محبت انہیں ہضم نہیں ہوتی، خیر تمثال احمد کی محبت کوئی ہلکی شے نہیں، منوا کر دم لوں گا۔" وہ مستحکم لہجے میں بولا ہی تھا کہ چنگیز خان ڈرائیور آ دھمکا۔
"بی بی صاحبہ..... صاحب بلا رہے ہیں۔"
"ت..... تم یہاں اور....." بہار اس غیر متوقع صورت حال پر گھبرائی۔
"صاحب کی نظر آپ لوگوں پر پڑ گئی تو گاڑی روک لی۔"
"مگر..... بابا یہاں۔"
"وہ کسی ٹی وی کے دفتر سے آ رہے ہیں، آ جائیں جلدی۔" چنگیز خان کہہ کر آگے آگے چل دیا۔
"اف..... اب کیا ہوگا؟"
"چلو میں لے چلتا ہوں۔" تمثال نے کہا۔
"نہیں..... نہیں، وہ میری گاڑی تمہارے گھر کے باہر ہے۔"
"وہ پہنچ جائے گی، فی الحال جاؤ، اعتماد سے بات کرنا۔" تمثال نے سمجھایا تو وہ اپنا پرس اٹھا کر پریشانی سے نکل کر بڑے سکون سے ان طرف چلی دی، تمثال اس وقت تک اسے دیکھتا رہا جب تک وہ دکھائی دیتی رہی مگر فکر دامن گیر بھی رہی کہ بہار کے ساتھ کیا ہوگا؟

❁.....❁.....❁.....❁

بہار گاڑی میں ان کے برابر بیٹھ گئی تو چنگیز خان نے گاڑی اسٹارٹ کر کے مین شاہراہ پر ڈال دی۔ ظہیر ہمایوں غیر معمولی سنجیدگی کے ساتھ شیشے سے باہر دیکھ رہے تھے، انہوں نے بہار سے کچھ نہ پوچھا اور نہ کچھ کہا، وہ کئی بار ان کی طرف دیکھ چکی تھی مگر وہ یہی تاثر دے رہے تھے کہ باہر دیکھنا اچھا لگ رہا ہے، ابھی سوال اور جواب سب انہوں نے چنگیز خان کی موجودگی کی وجہ سے بعد کے لیے اٹھا رکھے تھے۔ ایک مقام پر ٹریفک رکی، گاڑیوں کی لمبی قطاریں تھیں، تب ہی وہ ایک دم چونکے اور کافی جھک کر کچھ دیکھا اور پھر تنے ہوئے چہرے کے ساتھ گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگالی، سر آرام کے انداز میں ٹکا کر آنکھیں موند لیں، ان کے چہرے پر غم و غصہ تھا، اظہار برہمی تھا، بہار نے محسوس کیا مگر پوچھا نہیں، پوچھنے کی باری تو ویسے بھی ظہیر ہمایوں صاحب کی تھی اس لیے بہار نے خاموشی اختیار کیے رکھی۔ گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو وہ بھاری آواز میں کہتے ہوئے گاڑی سے اترے۔
"اندر جاؤ، آپ سے واپس آ کر بات کروں گا۔" وہ جلدی سے گاڑی سے نکلی اور سیدھی اندر چلی گئی، ظہیر ہمایوں صاحب نے چنگیز خان سے گاڑی کی چابی لی اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔
"خیر ہے میاں صاحب؟" تاج دین دوڑے چلے آئے۔
"ہاں..... خیر ہے، آپ بے فکر رہیں۔"

www.zemtime.com

"میں ساتھ چلوں، غصے میں ہیں۔" تاج دین بابا نے کہا۔
"نہیں..... میں ٹھیک ہوں۔"
"بہار بٹیا نے کچھ کیا ہے؟" بہار کو بھاگتے ہوئے تاج دین بابا نے دیکھ لیا تھا، اس لیے ایسا ہی لگا کہ بہار کا کوئی مسئلہ ہے۔
"اس نے بھی ٹھان رکھی ہے آ کر بات کروں گا۔"
"بٹیا گاڑی لے گئی تھیں؟"
"ظاہر ہے، پوچھیں اس سے۔"
"اچھا آپ پریشان ہو کر نہ جائیں۔"
"ڈرائیور کو بھیج کر گاڑی منگوائیں، اسی گھٹیا لڑکے کے گھر ہوگی۔" انہوں نے زہر آلود لہجے میں کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کی اور تیزی سے باہر نکل گئے، وہ غم و غصے میں گاڑی چلا رہے تھے، اس دوران بہت ضروری فون کالز آتی رہیں، وہ سب کو ٹالتے رہے، ایک عجیب سی کیفیت تھے، سکون نام کی چیز نہیں تھی، خمار کے ساتھ پیش آنے والے حادثے سے لے کر آج تک کسی دوسرے کام پر توجہ نہیں دی تھی، صرف اس طرح کے مسائل میں گھرے تھے، فیکٹریز آڈرز، میٹنگز سب کچھ نظر انداز ہو رہا تھا۔

چاہت کارخانے میں خریدا گیا سامان دے کر اپنے آفس میں پہنچی ہی تھی کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور ساتھ ہی ظہیر ہمایوں اندر آئے..... وہ انہیں یوں اچانک دیکھ کر حیران اور خوش بھی ہوئی۔
"یقین نہیں آ رہا ہوگا کہ میں اس وقت کیسے یہاں؟" وہ انتہائی کھردرے لہجے میں بولے۔
"یہ تو ہے، میری خوش قسمتی ہے، آئیں بیٹھیں ناں۔" وہ خوشی سے ان کے قریب ہوئی اور بازو پکڑ کر کرسی تک لائی، انہوں نے دھیرے سے بازو چھڑایا اور بولے۔
"اب تو تمہیں پارٹنر حاصل ہے، میری کیا ضرورت؟" وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔
"کیا مطلب.....؟" وہ ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔
"جوان ساتھی، جو ساتھ گھومتا پھرے۔" انہوں نے طنز کیا۔
"کیا ہوا ہے، کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں؟" وہ بھی سنجیدہ ہوئی۔
"جو دیکھا وہی کہہ رہا ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ مجھے بیوقوف کیوں بنایا جا رہا ہے؟"
"آپ کو کوئی خواب آیا ہے شاید۔" چاہت نے ہنس کر کہا۔
"مجھ سے کنارا کرنا ہے تو بتا دو، میں زبردستی کا قائل نہیں۔"
"کیسی باتیں کر رہے ہو اور کیوں؟"
"تمہیں محبت میں شرط قبول کرانی ہے؟" انہوں نے پوچھا۔
"دیکھیں ظہیر میری سمجھ میں آپ کی باتیں نہیں آ رہیں، آپ صاف بتاؤ۔" وہ چڑ سی گئی۔
"تم دعویٰ کرتی ہو مجھ سے شدید محبت کا اور اڑتی پھرتی ہو اس ملازم کے ساتھ۔" وہ زہریلے لہجے میں بولے۔
"مطلب.....؟" وہ پریشان ہوئی۔
"اب جھوٹ مت بولنا۔"

"بس کریں، میں جھوٹ بولتی ہوں، جھوٹی ہوں، یہ جانتے ہیں مجھے آپ۔" چاہت کو سخت برا لگا۔
"وہ ملازم گاڑی میں لیے پھر رہا تھا، میں نے خود دیکھا تھا۔"
"اچھا..... یہ بات ہے، وہ میری گاڑی چلا رہا تھا، ایک ڈرائیور کی حیثیت سے۔" وہ چلائی۔
"کل کو وہ سب کچھ بن جائے گا۔"
"آپ کو یہ بات بری لگی ہے اور یہ نہیں لگتی کہ میں آپ کی محبت کو گلے لگائے آپ کی کس توجہ کی منتظر ہوں، لوگوں کے سوالوں سے بچتی پھرتی ہوں..... وہ میری گاڑی چلا رہا تھا، میں تو آپ کے ساتھ کہیں جا ہی نہیں سکتی، آپ کو میرے ساتھ کوئی دیکھ لے یہ آپ کو گوارہ نہیں، لوگوں اور دنیا کے ڈر سے آپ میری زندگی میں صرف ایک خفیہ راز ہیں۔" وہ بولتے بولتے چپ ہوئی۔
"اس لیے تم نے زمانے کو دکھانے کے لیے ایک کردار تلاش کرلیا، دنیا بہت اہم ہے۔" وہ برا مان گئے۔
"کوئی کردار تلاش نہیں کیا، دنیا میں رہتے ہیں تو دنیا کو اہمیت دینی پڑتی ہے۔"
"عجیب ہے تمہاری محبت، جو مشروط ہے۔" وہ طنزیہ ہنسے۔
"مشروط نہیں ہے۔"
"مشروط ہی تو ہے کہ میں لوگوں کے سامنے تمہیں قبول کروں پھر اپنی بیٹیوں کے سامنے اپنے حلقے میں شرمندہ ہوتا رہوں۔"
"کیا، کیا کہا..... گویا ہمارا رشتہ شرمندہ کرائے گا؟" وہ تقریباً چلا اٹھی۔
"مجھے ایسے ہی ساتھ رکھنا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ راستے الگ کرلیتے ہیں۔"
"واہ..... کتنی آسانی سے کہہ دیا آپ نے تو۔"
"کیونکہ مجھے آئندہ کبھی وہ لڑکا تمہارے ساتھ نظر نہ آئے۔" وہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے، چاہت نے ایک لفظ نہیں کہا، کیونکہ وہ جانتی تھی کہ انہیں کچھ بھی کہنا فضول تھا۔
"اچھی طرح سوچ لو، مجھے تمہارے ساتھ کوئی پسند نہیں۔" وہ سختی سے بولے۔
"پھر....."
"میں بہت سے مسائل میں گھرا ہوا ہوں پھر بات کریں گے۔"
"کون سی بات؟" وہ طنزیہ بولی، انہوں نے رک کر اسے دیکھا اور بولے۔
"اللہ حافظ۔"
"مجھ پر کڑی پابندیاں لگاتے ہو تو خود کیوں میرے ساتھ باہر نہیں آتے جاتے؟" وہ ان کے سامنے آ کر بولی۔
"محبت یہ نہیں کہ میں اپنا اشتہار بنواؤں۔" وہ کہہ کر چلے گئے تو اس نے شدید غصے سے کرسی دھکیلی اور زور سے ہاتھ میز پر مار کے غصہ نکالا۔ مگر پھر ان کی مخصوص پرفیوم کی مہک نے اس کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچ لی تھی۔
(ان شاء اللہ باقی آئندہ شمارے میں)

www.naeyufaq.com

www.zemtime.com